قسط (۱)

مولانا نور عالم خلیل امینی *

عالم کفر بمقابلہ طالبان
مایوسی مومن کا شیوہ نہیں

یہ صحیح ہے کہ موجودہ حالات کی زخم کاریوں اور جگر پاشیوں کی وجہ سے ہم مسلمانانِ عالم اس وقت غم والم کا گھونٹ پی رہے ہیں اور صبر و تسلی کی سوغات ایک دوسرے کو بانٹ رہے ہیں' لیکن تمام شیطانی طاقتوں کی ہمنوائی حاصل کرنے والے دنیا کے نمبر ایک دہشت گرد ملک امریکہ کے خلاف' مورچہ آرائی کرنے والے طالبان کی دشمنوں کے ذریعے ''دوستوں'' کے تعاون سے پسپائی یا اپنی پوزیشنوں سے ہٹ جانے پر' ایک دوسرے کے حزن و ملال میں ہم چاہے جس درجہ بھی شریک ہوں اور ہمیں اس سلسلے میں جس قدر بھی بے خوابی اور بخار ہوا اور جسم اسلامی کو پہنچنے والی اذیت سے خواہ ہمیں کتنا بھی دکھ ہو' ہمیں ناامیدی اور مایوسی کا شکار نہیں ہونا چاہیے اور امید کی کرنوں کو محسوس ۔نے کے حوالے سے ہمیں ہمت نہیں ہارنا چاہیے۔

ہم یہ بات اس لئے کہہ رہے ہیں کہ افغانستان کی مزید تباہی اور بے گناہ افغانیوں کی جانوں کے مزید اتلاف سے بچنے کے لئے' جب طالبان بموں کی بارشوں کی وجہ سے' اپنی پوزیشنوں سے ہٹ گئے' تو ہم نے سینکڑوں زبانوں کو یہ کہتے ہوئے سنا...... اور اب بھی سن رہے ہیں...... کہ اللہ تعالیٰ نے (اور ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ سوء ظن سے ہزار بار پناہ مانگتے ہیں) طالبان اور امریکہ کی صیہونی صلیبی جنگ کے حوالے سے ہم مسلمانوں کو بے یار و مددگار کیوں چھوڑ دیا؟ مشرق و مغرب کے مسلمانوں نے اس پورے عرصے میں دنیا کی تمام زبانوں میں جو وہ بولتے ہیں' اللہ پاک سے اتنی گریہ وزاری کی کہ ماضی قریب میں شاید ہی انہوں نے اتنے پاکیزہ آنسو بہائے ہوں۔ دنیا کے سارے مسلمانوں کو (خواہ وہ نیک ہوں یا بد) اس عرصے میں صرف افغانی اسلامی قضیے نے مشغول رکھا' انہوں نے اپنے سارے غم بھلا دیئے یہی ایک غم ان کے شب و روز کا ساتھی بن گیا۔ ان کی زبانیں مصروف دعا رہیں ان کی آنکھیں اشک بار رہیں' وہ انابت و مناجاۃ کی دولت سے بہرہ یاب رہے۔ ان میں سے بہت بڑی تعداد نے گناہوں سے توبہ کی' رب کریم سے اپنے تعلق کو استوار کیا' راتوں کی پرسکون گھڑیوں میں تہجدیں پڑھیں اور رو رو کے اپنے رب سے اپنا

---

* رئیس التحریر مجلہ ''الداعی'' عربی و استاذ ادب عربی دار العلوم دیوبند

گڑ ابیان کیا اور مضطر کی دعا سننے والے کو اپنی بپتا سنائی اور ہر بے سہاروں کے تنہا سہارے اور بے آسراؤں کی آس
بنی خدائے غفور و رحیم کے سامنے، جس کے در کا بھکاری کبھی بے آبرو نہیں ہوتا، تڑپ تڑپ کر منتیں اور سماجتیں کیں

لیکن خدائے بے نیاز نے، بظاہر ایک نہ سنی اور مسلمان کو اپنی توقعات کے مطابق نتائج نظر نہیں آئے اور ان کی دعائیں مستجاب ہو کر اس شکل میں رونما نہیں ہوئیں، جس شکل کو ان کی کوتاہ بین نگاہیں دیکھنے اور درماندہ عقلیں محسوس کرنے کی آرزومند تھیں...... یعنی دشمنوں کو بظاہر ذلت و رسوائی سے دوچار ہونا نہیں پڑا!۔ تو ان مسلمانوں کے لئے یہ عرض ہے کہ اللہ کی رحمت سے مایوسی مومن کا شیوہ نہیں۔

اگر ہمیں اللہ پر یقین ہے (اور یقیناً ہے) تو ہمیں کسی حال میں مایوس نہیں ہونا چاہیے، خواہ حالات کتنے مایوس کن ہوں، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ حالات کتنے ہی سخت ہوں ہمیں مایوسی کا شکار نہیں ہونا، بلکہ ہر حال میں امید کا دامن ہی تھامے رہنا ہے۔

ولا تایئسوا من روح الله انه لا یایئس من روح الله الا القوم الکفرون (یوسف-۸۷)

''اور ناامید مت ہو اللہ کے فیض سے، بے شک ناامید نہیں ہوتے اللہ کے فیض سے مگر وہی لوگ جو کافر ہیں۔''

علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''یعنی حق تعالیٰ کی مہربانی اور فیض سے ناامید ہونا کافروں کا شیوہ ہے، انہیں اس کی رحمت واسعہ اور قدرت کاملہ کی صحیح معرفت نہیں ہوتی، ایک مسلمان کا کام ہے کہ اگر پہاڑ کی چٹانوں اور سمندروں کی موجوں کی برابر مایوس کن حالات پیش آئیں، تب بھی خدا کی رحمت کا امیدوار رہے اور امکانی کوشش میں پست ہمتی نہ دکھلائے''

ہم مسلمانوں کو ہمیشہ انتہائی پر امید رہنا چاہیے، اللہ کی طرف سے فتح و نصرت کے وعدے پر بھروسہ کرنا چاہیے، اور ہمیشہ جذبہ عمل سے سرشار رہنا چاہیے، اور ساتھ ہی ان شرطوں پر کاربند رہنا چاہیے جن کے ذریعے اللہ کی رحمت و نصرت نازل ہوتی ہے، غم کے بادل چھٹتے ہیں، مصیبتوں کی فضا تبدیل ہوتی ہے، آسانی اور راحت کی مسرت بخش ہوائیں چلتی ہیں اور ہر قسم کے فکر و الم کا منظر نامہ یکسر بدل جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

واللہ ولی المومنین (ال عمران/ ۶۸) ''اور اللہ تعالیٰ والی ہے مسلمانوں کا۔

لہٰذا ہمیں دنیا و آخرت کے تمام معاملات میں اس پر بھروسہ کرنا چاہیے، لیکن ساتھ ہی اس کے اوامر و نواہی پر عمل پیرا ہو کر اس کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کرنا چاہیے۔

اللہ پاک نے اپنی زندہ جاوید کتاب کی بہت سی آیتوں میں ہمیں توکل کی تعلیم دی ہے:

وعلی اللہ فلیتوکل المومنون [1] (ال عمران/ ۱۲۲)

اللہ ہی پر چاہیے کہ بھروسہ کریں مسلمان۔

وعلى الله فتوكلوا ان كنتم مومنين (المائدہ/۲۳)

"اور اللہ پر بھروسہ کرو اگر یقین رکھتے ہو"

اللہ اور اس کے رسول پر اور خیر و شر کی اس کی مقدرات پر ایمان رکھنے والوں کی پیش روی اور سرگرمی مسلسل اور لامحدود حوصلہ مندی کی راہ کو کسی طرح کی حوصلہ شکن پوزیشن مسدود نہیں کر سکتی اور زندگی کی پیچیدگیوں اور الجھنوں کے گھنیرے کہرے یاس انگیزی اور احساس محرومی کے ذریعے راہ حیات کو تاریک اور منزل مقصود کو مشتبہ کر نہیں سکتے۔

ایمان کے راستے پر استقامت کی شرط کے ساتھ، ہی اہل ایمان ہمیشہ برتر رہیں گے۔

نیز اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اور اللہ کبھی اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا:

ولن يجعل الله للكفرين على المومنين سبيلا (النساء/۱۴۱)

"اور ہرگز نہ دے گا اللہ کافروں کو مسلمانوں پر غلبہ کی راہ۔"

علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

"یعنی اللہ تعالیٰ تم میں اور ان میں حکم فیصل فرمادے گا کہ تم کو جنت دے گا اور ان کو جہنم میں ڈالے گا۔ دنیا میں جو کچھ ان سے ہو سکے کر دیکھیں، مگر اہل ایمان کی بیخ کنی ہرگز نہ کر سکیں گے جو ان کی دلی تمنا ہے"

علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں:

"یعنی کافروں کو مسلمانوں پر ہرگز ایسا غلبہ حاصل نہیں ہو سکے گا کہ وہ مسلمانوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں، خواہ انہیں بعض مسلمانوں پر بعض اوقات میں کچھ فتح حاصل ہو جائے لیکن دنیا و آخرت میں انجام خیر تقویٰ شعاروں کو ہی نصیب ہوگا یہ آیت منافقین کے رد میں ہے، کیونکہ انہیں پوری توقع خواہش اور انتظار تھا کہ مسلمانوں کا غلبہ اقتدار جاتا رہے گا، اسی خوف سے انہوں نے کفار سے میل ملاپ کر لیا تھا کہ اگر وہ ایک دن مسلمانوں پر غالب آ گئے تو ان کی بیخ کنی کر دیں گے اور ہم مامون و محفوظ رہیں گے۔"

آیت صراحت سے کہتی ہے کہ مسلمان ہی برتر اور غالب اور اللہ کی نصرت سے بہرہ یاب رہیں گے اس لئے بدکار کفار اور فریب پیشہ منافقین اور طرح طرح کے لباسوں میں نظر آنے والے ملحدین اور اپنے آپ کو (بے دین اور مغرب زدہ) کہہ کر فخر کرنے والے، خواہ کتنا اترائیں، بدمستی دکھائیں اور خوشی سے پھولے نہ سمائیں، لیکن آخر جیت مسلمانوں کی ہوگی اور میدان انہی کے ہاتھ ہوگا اور اہل ایمان ہی فتح مبین سے ہمکنار ہوں گے:

ولا تهنوا ولا تحزنوا و انتم الاعلون ان كنتم مومنين (آل عمران ۱۳۹)

"اور سست نہ ہو اور نہ غم کرو اور تم ہی غالب رہو گے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔"

علامہ شبیر احمد عثمانی اس آیت کی تفسیر میں رقم طراز ہیں:

''یہ آیات' جنگ احد کے بارے میں نازل ہوئیں جب مسلمان مجاہدین زخموں سے چور چور ہوئے تھے ان کے بڑے بڑے بہادروں کی لاشیں آنکھوں کے سامنے مثلہ کی ہوئی پڑی تھیں۔ پیغمبر علیہ السلام کو بھی اشقیا نے مجروح کردیا تھا اور ظاہر کامل ہزیمت کے سامان نظر آرہے تھے' اس ہجوم شدائد و یاس میں خداوند قدوس کی آوازیں سنائی دیں ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین " (دیکھنا سختیوں سے گھبرا کر دشمنان خدا کے مقابلے میں نامردی اور سستی نہ آنے پائے۔ پیش آمدہ حوادث و مصائب پر غمگین ہوکر بیٹھ رہنا مومن کا شیوہ نہیں۔ یاد رکھو آج بھی تم ہی معزز اور سربلند ہوکر حق کی حمایت میں تکلیفیں اٹھا رہے ہو اور جانیں دے رہے ہو اور یقیناً آخری فتح بھی تمہاری ہے' انجام کار تم ہی غالب ہوکر رہو گے' بہ شرطے کہ ایمان و یقین کے راستے پر مستقیم رہو اور حق تعالیٰ کے وعدوہ پر کامل وثوق رکھتے ہوئے اطاعت رسول اور جہاد فی سبیل اللہ سے قدم پیچھے نہ ہٹاؤ) اس خدائی آواز نے ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑ دیا اور پژمردہ دلوں میں حیات تازہ پھونک دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کفار جو بظاہر غالب آچکے تھے' زخم خوردہ مجاہدین کے جوابی حملے کی تاب نہ لاسکے اور سر پر پاؤں رکھ کر میدان سے بھاگے۔''

قرآن پاک میں اس مضمون کی آیتیں متعدد جگہ آئی ہیں کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں ہی کی مدد کرے گا' ان کے قدم جمادے گا انہیں کافروں پر غالب کرے گا اس کے بالمقابل مجرموں کو رسوا اور بے سہارا کرے گا' لیکن نصرت وحمایت' غلبہ دینے اور برتری سے نوازنے کی بات کو قرآن پاک نے ہر جگہ منصوص طور پر ایک اہم شرط سے جوڑا ہے۔ وہ شرط ہے ایمان کی مضبوطی کی' دین کی نصرت کی اور جہاد فی سبیل اللہ کی راہ پر جمنے کی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

یاایھا الذین امنوا ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم (محمد/ ۷)

''اے ایمان والو اگر تم اللہ کی مدد کرو گے (یعنی اللہ کے دین کی اور اس کے پیغمبر کی) تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے پاؤں جمادے گا۔''

علامہ عثمانیؒ فرماتے ہیں:

''یعنی جہاد میں اللہ کی مدد سے تمہارے قدم نہیں ڈگمگائیں گے اور اسلام و طاعت پر ثابت قدم رہو گے' جس کے نتیجے میں ''صراط'' پر ثابت قدمی نصیب ہوگی۔ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ چاہے تو خود ہی کافروں کو مسلمان کر ڈالے' پر یہ بھی منظور نہیں' جانچنا منظور ہے' سو بندے کی طرف سے کمر باندھنا اور اللہ کی طرف سے کام بنانا'' اور ارشاد ہے:

ولینصرن اللہ من ینصرہ ان اللہ لقوی عزیز (الحج/ ۴۰)

''اور اللہ بالیقین مدد کرے گا اس کی' جو اس کی مدد کرے گا' بیشک اللہ زبردست ہے زور والا ہے۔''

نیز ارشاد ہے:

ولقد ارسلنا من قبلک رسلا الی قومهم فجا ءُ وهم بالبینت فانتقمنا من الذین اجرموا و کان حقا علینا نصر المومنین (الروم/۴۷)

اور ہم تجھ سے پہلے کتنے رسول اپنی اپنی قوم کے پاس بھیج چکے ہیں' سو وہ ان کے پاس نشانیاں لے کر پہنچے' پھر ہم نے ان سے بدلہ لیا جو گنہ گار تھے اور حق ہے ہم پر ایمان والوں کی مدد۔

اور ارشاد باری ہے:

یثبت الله الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوة الدنیا و فی الاخرة و یضل الله الظلمین و یفعل الله مایشاء (ابراہیم/۲۷)

''اللہ ایمان والوں کو مضبوط بات سے مضبوط کرتا ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اور اللہ بے انصافیوں کو بچلا دیتا ہے اور اللہ کرتا ہے جو چاہے۔''

''یعنی حق تعالیٰ توحید اور ایمان کی باتوں سے مومنین کو دنیا و آخرت میں مضبوط اور ثابت قدم رکھتا ہے۔ رہی قبر کی منزل جو دنیا و آخرت کے درمیان برزخ ہے اس کو ادھر یا ادھر' جس طرف چاہیں شمار کر سکتے ہیں' چنانچہ سلف سے دونوں قسم کے اقوال منقول ہیں۔ غرض یہ ہے کہ مومنین دنیا کی زندگی سے لے کر محشر تک اسی کلمہ طیبہ کی بہ دولت مضبوط اور ثابت قدم رہیں گے۔ دنیا میں کیسے ہی آفات و حوادث پیش آئیں' کتنا ہی سخت امتحان ہو' قبر میں نکیرین سے سوال و جواب ہو' محشر کا ہولناک منظر ہوش اڑا دینے والا ہو' ہر موقع پر یہی کلمہ توحید' ان کی پامردی اور استقامت کا ذریعہ ہے۔

نیز حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ان ینصرکم الله فلا غالب لکم و ان یخذلکم فمن ذالذی ینصرکم من بعده و علی الله فلیتوکل المومنون (ال عمران/۱۶۰)

''اگر اللہ تمہاری مدد کرے گا تو کوئی تم پر غالب نہ ہو سکے گا اور اگر تمہاری مدد نہ کرے تو پھر ایسا کون ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد نہ کرے' تو پھر ایسا کون ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کر سکے اور اللہ ہی پر مسلمانوں کو بھروسہ ہے۔

نیز ارشاد ہے:

ولله الامر من قبل و من بعد و یومئذ یفرح المومنون بنصر الله ینصر من یشاء و هو العزیز الرحیم و عد الله لا یخلف الله وعده و لکن اکثر الناس لا یعلمون (الروم/۴-۶)

''اللہ کے ہاتھ ہیں سب کام پہلے اور پچھلے اور اس دن خوش ہوں گے مسلمان اللہ کی مدد سے۔ مدد کرتا ہے جس کی چاہتا ہے اور وہی ہے زبردست اور رحم والا۔ اللہ کا وعدہ ہو چکا' خلاف نہ کرے گا اللہ اپنا وعدہ' لیکن بہت سے

نہیں جانتے۔" نیز ارشاد ہے:

انا لننصر رسلنا والذین آمنوا فی الحیوة الدنیا ویوم یقوم الاشهاد (المومن/۵۱)

"ہم مدد کرتے ہیں اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگانی میں اور جب کھڑے ہوں گے گواہ۔"

علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

"یعنی دنیا میں ان کا بول بالا کرتا ہے، جس مقصد کیلئے وہ کھڑے ہوتے ہیں' اللہ کی مدد سے اس میں کامیابی ہوتی ہے۔ حق پرستوں کی قربانیاں کبھی ضائع نہیں جاتیں درمیان میں کتنے ہی اتار چڑھاؤ ہوں اور کیسے ہی امتحانات پیش آئیں، مگر آخران کا مشن کامیاب ہو کر رہتا ہے۔ علمی حیثیت سے حجت و برہان میں وہ ہمیشہ ہی منصور رہتے ہیں لیکن مادی فتح اور ظاہری عزت ورفعت بھی' آخر کار انہی کو حاصل ہوتی ہے' سچائی کے دشمن کبھی معزز نہیں رہ سکتے' ان کا علو اور عروج محض ہنڈیاں کا جھاگ اور سوڈے کا ابال ہوتا ہے' انجام کار مومنین کے مقابلے میں' ان کو پست اور ذلیل ہونا پڑتا ہے' اور اللہ تعالیٰ ان سے اپنے اولیا کا انتقام لئے بدوں نہیں چھوڑتا' لیکن واضح رہے کہ آیت میں جن مومنین کے لئے وعدہ کیا گیا ہے' شرط یہ ہے کہ وہ حقیقی مومن اور رسول کے متبع ہوں

"کما قال الله تعالیٰ: وانتم الاعلون ان کنتم مومنین " (ال عمران)

"مومنین کی خصلتیں قرآن میں جابجا مذکور ہیں' چاہیے کہ مسلمان اس کسوٹی پر اپنے آپ کو کس کر دیکھ لیں"

ویوم یقوم الاشهاد (اور جب کھڑے ہوں گے گواہ) کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں:

"یعنی میدان حشر میں جب کہ اولین وآخرین جمع ہوں گے حق تعالیٰ اپنے فضل سے "علی رئووس الاشهاد" ان کی سربلندی اور عزت ورفعت کو ظاہر فرمائے گا' دنیا میں تو کچھ شبہ بھی رہ سکتا ہے اور التباس ہو جاتا ہے' وہاں ذرا بھی ابہام والتباس باقی نہ رہے گا۔"

الغرض ایمان کے ساتھ متصف رہنے والے مسلمانوں کو دنیا میں بھی ذلت ورسوائی کا سامنا نہ ہوگا' اسلئے ایمان کو مضبوط کرنے اور اسکے تقاضے پر عمل کرنے کی شدید ضرورت ہے صحیح ایمان کے ساتھ خدائے کریم کی نصرت کبھی پیچھے نہیں رہتی' خواہ وہ اللہ کی حکمت ومشیت کے تحت کچھ وقت کیلئے موخر ہو جائے لیکن آ کر رہتی ہے اسلئے کہ آپ دیکھ چکے کہ وہ اپنی کتاب کی محکم آیتوں میں اسکا وعدہ کر چکا ہے اور یہ بھی کہہ چکا ہے کہ وہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ نے عزت وسربلندی اپنے لئے اور اپنے رسول ﷺ کے لئے اور آپؐ کے ماننے والوں کیلئے ہی مقدر کی ہے۔ ارشاد ہے: ولله العزة ولرسوله وللمومنین (المنافقون/۸)

"اور زور تو اللہ کا ہے اور اس کے رسول کا اور ایمان والوں کا۔"

یعنی اصلی اور ذاتی عزت تو اللہ کی عزت ہے' اس کے بعد اسی سے تعلق رکھنے کی بہ دولت' درجہ بہ درجہ رسول کی

اور ایمان والوں کی لہذا وہ کب گوارا کرے گا کہ اہل ایمان اور اسلام کے نام لیوا اور اس کے لئے جان چھڑکنے والے ذلیل وخوار ہوں۔ دشمن خواہ تعداد اور سامان ضرب وحرب اور سازش کے ذرائع اور مکروفریب کی فراوانی میں چاہے قارون ہوں، لیکن سرخ روئی وسربلندی صرف اس کے دین کی نصرت کرنے والوں ہی کا نصیبہ ہے۔ ظاہر بین اور سطحی نظر رکھنے والوں کا تو یہی شیوہ ہے کہ وہ ظاہری ساز وسامان ہی کو دیکھ کر، کامیابی اور ناکامی کا فیصلہ کرتے ہیں، اہل ایمان ظاہری اسباب کو ہی فاعل حقیقی نہیں سمجھتے اور ان کا اپنے رب کے اس ارشاد پر ہمیشہ یقین کامل ہے کہ:

ومن يتول الله ورسوله والذين امنوا فان حزب الله هم الغلبون (المائدة/۵۶)

''اور جو کوئی دوست رکھے اللہ کو اور اس کے رسولوں کو اور ایمان والوں کو، تو اللہ کی جماعت ہی سب پر غالب ہے''

نیز اس ارشاد پر کہ: الا ان حزب الله هم المفلحون (المجادلۃ/۲۲)

''سنتا ہے جو گروہ ہے اللہ کا وہی مراد کو پہنچے۔''

نیز اس ارشاد پر کہ: ألا ان حزب الشيطن هم الخسرون (المجادلۃ۔۱۹)

''سنتا ہے جو گروہ ہے شیطان کا وہی خراب ہوتے ہیں۔''

ہاں اگر مسلمان، اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ وفاداری میں سچے ہوں اور تعلق مع اللہ میں کھرے ہوں تو ان کی زور آوری، قدرت اور غلبہ میں کوئی شبہ نہیں، حق تعالیٰ کا پرزور اور واضح اعلان ہے:

كتب الله لاغلبن انا ورسلي ان الله قوى عزيز (المجادلہ/۲۱)

''اللہ لکھ چکا کہ میں غالب ہوں گا اور میرے رسول۔ بیشک اللہ زور آور ہے زبردست ہے۔''

علامہ ابن کثیرؒ اس آیت کی تفسیر کے ذیل میں فرماتے ہیں:

''یعنی اللہ تعالیٰ فیصلہ کر چکا ہے اور اپنی پہلی کتاب میں لکھ چکا ہے اور اسے اپنی تقدیر کا حصہ بنا چکا ہے جس کے نہ تو خلاف کیا جاسکتا ہے، نہ اس کے آڑے آیا جاسکتا ہے نہ اس میں تبدیلی کی جاسکتی ہے کہ نصرت وحمایت دنیا و آخرت دونوں جگہ اس کے لئے، اس کی کتاب کیلئے اس کے رسولوں کے لئے اور اسکے مومن بندوں کیلئے مخصوص ہے اور انجام خیر محض متقیوں کا نصیب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے ارشاد فرمایا کہ (ہم مدد کرتے ہیں اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگانی میں اور جب کھڑے ہوں گے گواہ، جس دن کام نہ آئیں گے منکروں کو ان کے بہانے اور ان کو پھٹکار ہے اور ان کے واسطے برا گھر.........المومن ۵۱، ۵۲) اور یہاں فرمایا اللہ لکھ چکا ہے کہ میں غالب ہوں گا اور میرے رسول۔ بیشک اللہ زور آور ہے، زبردست) یعنی زور آور اور زبردست اللہ لکھ چکا ہے کہ دشمنوں پر وہی غالب رہے گا۔ یہ محکم تقدیر الہی اور اٹل فیصلہ خداوندی ہے کہ اچھا انجام اور نصرت وحمایت دنیا و آخرت دونوں جگہ مومنین کے لئے خاص کر دی گئی ہے'' .... (جاری ہے)